



سوال

(83) نوملود کے کان میں اذان کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیلچے کی پیدائش پر دائیں کان میں اذان اور اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا اور بائیں کان میں اقامت پڑھنا ثابت ہے؟ مسنون طریقہ کیا ہے؟ (محمد صدیق سلفی، ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الصلوٰۃ خیر من النوم کا ثبوت میرے علم میں نہیں ہے، رہا اذان اور اقامت کا کہنا تو اسکی بنیاد چند ضعیف روایات پر قائم ہے:

(الف) سن ابی داؤد (کتاب الادب باب فی المولود فیوزن فی اذنه ح 5105) سنن الترمذی (کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود ح 1514) مسند احمد (ج 6 ص 391) السنن الکبریٰ للبیہقی (ج 9 ص 305) مصنف عبد الرزاق (ج 4 ص 336 وغیرہ) میں عاصم بن عبید اللہ عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابی رافع کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی بن ابی طالب کے کان میں اذان نماز دی تھی۔ جب وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہا لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی عاصم بن عبید اللہ جمہور محدثین کے نزدیک حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التہذیب (3065) میں اسے "ضعیف" ہی لکھا ہے۔

(ب) مسند ابی یعلیٰ (ج 12 ص 150 ح 6780) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (623) شعب الایمان للبیہقی (ج 6 ص 390 ح 8619) تاریخ ابن عساکر والامالی لابن بشران (بحوالہ السلسلۃ الضعیفۃ للابانی ج 1 ص 321، 329) وغیرہ کتابوں میں یحییٰ بن العلاء الرازی عن مروان بن سالم عن طلحہ بن عبید اللہ العقیلی عن الحسن (یا الحسن) بن علی کی سند سے مروی ہے کہ جس شخص کا بیٹا (یا بیٹی) پیدا ہو، وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے تو اسے بچوں کی بیماری نہیں لگے گی۔

یہ سند موضوع ہے۔ یحییٰ بن العلاء کذاب ہے، مروان بن سالم متروک مہتم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ العقیلی مجہول ہے لہذا یہ روایت مردود ہے۔ اسے پہلی روایت کا شاہد بنانا غلط ہے۔

(ج) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان (ج 6 ص 390-8620) میں محمد بن یونس (الکدیسی) عن الحسن بن عمرو بن سیف عن القاسم بن مطیب عن منصور بن صفیہ عن ابی معبد عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی۔



اس کی سند موضوع ہے۔ محمد بن یونس الکلینی مشہور کذاب ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال وغیرہ نیز الحسن بن عمرو بن سیف بھی کذاب و متروک ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الاذان - صفحہ 244

محدث فتویٰ